بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے

ہر شخص جو انصار اللہ کا ممبر ہے اسلام کی مضبوطی اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونے کی کوشش کرے اور یہ بات خدا تعالیٰ سے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی

لجنہ اماء اللہ اپنی تمام دنیاوی خواہشات کو پیچھے کر کے اپنی عملی حالت کو مذہب کی تعلیم کے مطابق ڈھالے

وہ اخلاص و وفا اور عمل کا ایک نمونہ تھا، اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا چلا جائے

جامعہ احمدیہ یو.کے کے ایک ہونہار طالب علم عزیزم مظہر احسن کی وفات پر ان کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 ستمبر 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج سے مجلس انصار اللہ یو.کے اور لجنہ اماء اللہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے۔ علمی پروگرام اور مقابلے اس روح کے ساتھ ہونے چاہئیں کہ ہم نے ان باتوں سے کچھ سیکھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ بعض کھیلوں کے بھی پروگرام ہوتے ہیں تو اس لئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے صحت مند جسم بھی ضروری ہے ورنہ نہ ہی انصار اللہ کی کھیل کود کی عمر ہے اور نہ ہی بائیس تیئس سال کی عمر کے بعد عموماً عورتیں کھیلوں میں کوئی زیادہ شوق رکھتی ہیں۔ پس ورزشی مقابلوں کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنی جسمانی صحت کی طرف توجہ رہے اور صرف مقابلوں میں حصہ لینے والے نہیں بلکہ دوسرے بھی کم از کم سیر یا پھر ہلکی پھلکی ورزش سے اپنے جسموں کو چست رکھیں۔ بہر حال ان اجتماعوں کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اپنی دینی اور علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی طرف توجہ ہو۔

انصار اللہ کی عمر تو ایک ایسی عمر ہے جس میں انسان کی سوچ پختہ ہوتی ہے اور خود انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہئے۔ ہر شخص جو انصار اللہ کا ممبر ہے اسلام کی مضبوطی اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونے کی کوشش کرے اور یہ بات خدا تعالیٰ سے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور انصار اللہ کے معیار سب سے اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق نہ ہو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں حکم دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجو اس کی طرف توجہ دو۔ پس یہ بہت ضروری چیز ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنا ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے تکمیل اشاعت اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونا تبھی ثابت ہو گا جب ہم اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام میں بھر پور حصہ لیتے ہوئے اپنے آپ کو انصار اللہ ثابت کریں گے۔ پس ایک تو یہ ذمہ داری ہے۔

پھر آپ نے ایک عہد یہ بھی کیا کہ خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق اور اس کی حفاظت کے لئے کوشش کریں گے۔ یہ کوشش کس طرح ہو گی۔ یہ کوشش تبھی ہو گی جب انصار خلافت کے کاموں اور پروگراموں کو آگے بڑھانے کے لئے اس کے مددگار بنیں گے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب انصار اپنے آپ کو خلیفہ وقت کی باتوں کے سننے کی طرف متوجہ رکھیں گے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں ایم.ٹی.اے کی نعمت بھی عطا فرمائی ہے۔ پس انصار اللہ کو اپنے آپ کو اس کے ساتھ جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اپنی اولادوں کو بھی۔ یہ بھی عہد کیا کہ اولادوں کو بھی خلافت سے جوڑیں گے تو اولادوں کو بھی اس ذریعہ سے خلافت کے ساتھ جوڑ دیں تا کہ نسلاً بعد نسلٍ یہ وفاؤں کے سلسلے چلتے رہیں اور قائم رہیں تا کہ خدمت اسلام اور اشاعت اسلام کا کام ہمیشہ جاری رہے کیونکہ

اشاعت اسلام کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے ہی اعلان کے مطابق قدرت ثانیہ کے ذریعہ سے ہونا ہے جو نظام خلافت ہے۔ پس اس کے لئے ہر قربانی کے عہد پر نظر رکھیں یہ عہد آپ نے کیا کہ ہر قربانی آپ کریں گے تو اس پر نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے سب کو۔

اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا کہ لجنہ اماء اللہ کا اجتماع بھی ہو رہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک عہد ہے جس کو انہیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کی اکثریت ماشاء اللہ دین پر وفا کے ساتھ قائم ہے۔ اعتقادی لحاظ سے اکثر مضبوط ہیں لیکن ہر احمدی عورت کو اپنی عملی حالتوں کو بھی اس معیار پر لانا ہوگا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک عہد ہے کہ ہم اپنے مذہب کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی تو پہلی قربانی جو مذہب مانگتا ہے وہ یہ ہے کہ اپنی تمام دنیاوی خواہشات کو پیچھے کر کے اپنی عملی حالت کو مذہب کی تعلیم کے مطابق ڈھالیں۔ ایک احمدی عورت میں سچائی کے اعلیٰ معیار ہونے چاہئیں۔ پھر عورت سے متعلق جو احکامات ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش ہے۔ عورت کو اپنے تقدس اور اپنی عصمت کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو باتیں بتائی ہیں ان میں پردے کو بہت اہم قرار دیا ہے۔ اگر اس میں کسی احمدی عورت میں کمزوری ہے تو وہ عملاً اپنے عہد کو پورا نہیں کر رہی۔ پس نہ معاشرے کا خوف نہ ہی اپنی دنیاوی خواہشات ایک احمدی کو مذہب کی تعلیم سے دور کرنے والی ہو بلکہ ہر احمدی عورت کو اپنی عملی حالت کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق گزارنے والا ہونا چاہئے۔

پھر ایک عہد سچائی پر ہمیشہ قائم رہنے کا عہد ہے اس میں ہر ایک کو اپنے معیاروں کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم سچائی کی حقیقی روح کے ساتھ اس پر قائم ہیں کہ نہیں۔ اسی طرح اولاد کی تربیت کا عہد ہے اس کو بھی بھرپور طور پر پورا کرنے کی کوشش ہونی چاہئے خلافت سے بچوں کو جوڑنا اور اس کے لئے کوشش کرنا جیسا باپوں کا کام ہے ویسا ہی ماؤں کا بھی کام ہے۔ پس اس اہم ذمہ داری کو ہر ماں کو سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی لجنہ کے ساتھ ہو رہا ہے ناصرات بھی عہد کرتی ہیں ان کو بھی اپنے عہدوں کو نبھانا چاہئے۔ چودہ پندرہ سال کی عمر ہوش کی عمر ہوتی ہے اور اچھا برا سمجھنے کی عمر ہوتی ہے اور اس عمر میں ہی بہت ساری خواہشات بھی ہوتی ہیں۔ اگر دنیا کی طرف نظر ہو تو دنیاوی خواہشات دین پر حاوی ہو جاتی ہیں اس لئے ہر احمدی بچی کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے اور اپنے عہد کو بار بار دہراتے رہنے کی ضرورت ہے تا کہ ہر احمدی بچی بجائے فضول دنیاوی خواہشات کے پیچھے چلنے کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے والی ہو۔ اور وہ اعلیٰ مقاصد ناصرات کے عہد میں بیان کئے گئے ہیں۔

اجتماع کے حوالے سے اس مختصر بات کے بعد اب میں ایک پیارے عزیز کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں جو گزشتہ دنوں ہم سے جدا ہوا۔

جس بچہ کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کا نام مظہر احسن تھا۔ بیماری کی وجہ سے آخری سال کا امتحان نہیں دیا تھا لیکن جیسی اس عزیز نوجوان نے زندگی گزاری ہے وہ مربی اور مبلغ ہی تھا امتحان پاس کرتا یا نہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کے اندر ایک جوش پیدا کیا ہوا تھا کہ کس طرح دین کی خدمت کرنی ہے۔ کس طرح اپنے اخلاق اور اپنی حالت کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق ڈھالنا ہے اور اس پر عمل کرنا ہے ہر انسان جو دنیا میں آیا اس نے ایک دن یہاں سے جانا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ جو اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

اس پیارے عزیز کے بارے میں جامعہ احمدیہ کے طلباء اس کے دوست اس کے اساتذہ مجھے لکھ رہے ہیں اور یہ صرف رسمی باتیں نہیں ہیں کہ ایک شخص فوت ہو گیا تو اس کا ذکر خیر کرو بلکہ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ اخلاص و وفا اور عمل کا ایک نمونہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ عزیز مرحوم والدین کا اکلوتا بیٹا تھا اس کی دو بہنیں ہیں والدین نے، خاص طور پر والدہ نے صبر کا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونے کا بہترین نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے اور ان کو صبر میں بڑھاتا رہے۔ ان سب کو اپنی جناب سے تسکین اور صبر کے سامان مہیا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر ہی ہمیشہ بھروسہ ہونا چاہئے۔ اس بچہ کو کینسر ہوا تھا اور اللہ کے فضل سے علاج سے اس کی شفاء بھی ہو گئی تھی لیکن بعد میں کوئی ایسی سینہ کی انفیکشن ہوئی جس کا ڈاکٹروں کو پتا نہیں چل سکا جس کی وجہ سے وفات ہو گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے پڑدادا حضرت مستری نظام الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ان کے نانا محترم چوہدری منور علی خان صاحب اور دادا حاجی منظور احمد صاحب دونوں درویشان قادیان میں سے تھے۔

ان کی والدہ یہ کہتی ہیں کہ مجھے مشورہ دینے والا میرا راز دان اور ایک استاد کی طرح میری تربیت کرنے والا تھا۔ اس کو یہ بھی پتا تھا کہ میری ماں کن چیزوں سے خوش ہوتی ہے اور کن سے نفرت کرتی ہے۔ اکثر وہ مجھ سے خلافت کے نظام، خلیفہ وقت اور جماعت اور سب سے بڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں کیا کرتا تھا اور یہی topic اسے پسند تھے۔ اگر دنیاوی باتیں بیچ میں آجاتیں تو کہتا چھوڑیں ہمارا ان سے کیا مطلب۔ بیماری کے دوران اس کے مزاج میں مزید ٹھہراؤ اور نرمی آگئی تھی اور کبھی بھی کوئی چڑچڑا پن اور غصہ اس کی

طبیعت میں نہیں دیکھا گیا۔ جب یہ پہلی بیماری سے ٹھیک ہو گیا تو امیر صاحب سکاٹ لینڈ سے اس نے کہا کہ مجھ سے کچھ جماعتی کام لیں۔ 4

اسی طرح ناصرات اور لجنہ کا اجتماع تھا سکاٹ لینڈ کا تو وہاں اس نے ان کے لئے سندات ڈیزائن کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا باقاعدہ مطالعہ کرنے والا۔

ہسپتال میں نماز تلاوت اور ایم۔ ٹی۔ اے پر خطبات ضرور سنتا تھا۔ ڈاکٹروں کو پیس کانفرنس، جلسہ اور جماعت کی مختلف ایکٹویٹیز کے حوالے سے ہمیشہ تبلیغ کرتا رہتا تھا۔ حضور انور نے فرمایا: یہاں جلسہ کے بعد جو مربیان کی میٹنگ ہوتی ہے اس کی کلاس بھی پاس ہو کر میٹنگ میں شامل ہوئی تو ان کو پیغام دیا کہ جو بھی میٹنگ کے پوائنٹس ہیں مجھے بھی لکھ کر بھیجیں تا کہ میں بھی اُنہیں اپنی زندگی کا حصہ بناؤں۔ خلافت سے انتہائی پیار تھا اسے۔

chemotherapy کے دوران بھی ڈاکٹروں کو تبلیغ کرتا رہا۔ اللہ پر بڑا توکل تھا اور کسی بات کی فکر نہیں تھی ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا مجھے بہر حال اللہ تعالیٰ اب یہاں سے لے کے گیا ہے تو انشاء اللہ اگلے جہان میں امید ہے اس کی خواہشات پوری ہو رہی ہوں گی۔ ڈاکٹر حفیظ صاحب کہتے ہیں کہ میں مظہر کو کینسر کی diagnose کے بعد گلاسگو ملنے گیا تو اُسے بہت متوکل انسان پایا ان کی والدہ نے کہا کہ یہ ہمیشہ یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات کو ہمیشہ یاد کرتے رہیں۔

حافظ فضل ربی صاحب کہتے ہیں کہ قرآن کریم سیکھنے کا بے حد شوق تھا بڑی پیاری اور پرسوز آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے اور جامعہ آنے سے پہلے بھی نیشنل تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہونے کے لئے اپنی فیملی کے ہمراہ گلاسگو سے لندن آیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ بعض امیگریشن کے ان کے مسائل تھے۔ کیس پاس نہیں ہو رہا تھا اس کی وجہ سے جامعہ میں پڑھنے کے باوجود ہر دوسرے ہفتے گلاسگو جانا پڑتا تھا میں نے کہا کہ تمہیں بڑی تکلیف ہوتی ہو گی تو کہنے لگا کہ کسی عظیم مقصد کے لئے چھوٹی چھوٹی تکلیفیں کوئی تکلیف نہیں ہوتیں۔ ایک استاد ہیں وسیم فضل صاحب جامعہ کے وہ کہتے ہیں کہ مظہر احسن بہت باہمت سنجیدہ باادب مستقل مزاج طالبعلم تھا۔ عزیزم کا شمار ان چند طلباء میں سے ہوتا تھا جو اپنی ذمہ داری کو نہایت خلوص و وفا اور محبت اور جانفشانی سے سرانجام دیتے تھے۔ انتظامی امور میں بہت اچھے تھے۔

حافظ مشہود صاحب کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ قبل جب عزیزم سے فون پر بات ہوئی تو عزیزم نے اظہار کیا کہ میں جلد از جلد صحت یاب ہو کر بطور مبلغ دین کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ نیز کہا کہ اب جبکہ میرا علاج ہو رہا ہے میں نے اپنی مقامی جماعت میں کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ ملک اکرم صاحب مربی سلسلہ نے لکھا کہ مظہر احسن صاحب کی فیملی جب دبئی سے گلاسگو شفٹ ہوئی تو خاکسار سکاٹ لینڈ میں بطور مربی خدمت بجالا رہا تھا جس روز یہ فیملی گلاسگو میں آئی اسی روز مسجد میں کوئی فنکشن ہو رہا تھا جس میں یہ فیملی بھی شریک ہوئی اور ہم نے دیکھا کہ مظہر احسن صاحب سلام دعا کے بعد سیدھے کچن میں چلے گئے اور کچن ٹیم کے ساتھ تمام کام محنت اور جانفشانی سے کرتے رہے۔ پہلے دن سے لے کر جب تک وہ جامعہ احمدیہ میں گئے ہمیشہ مسجد اور جماعت کی بھرپور خدمت کرتے رہے۔ نہایت کم گو نفیس طبیعت کے مالک ظاہر بھی صاف اور باطن بھی صاف۔ نہ کبھی گپ شپ میں شامل ہوئے نہ کبھی وقت ضائع کیا۔ انہیں وقت کے صحیح استعمال کا سلیقہ آتا تھا۔ ان کی یہ دلی خواہش اور تڑپ تھی کہ ان کا وقف قبول ہو جائے اور جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کر کے مبلغ بنیں اور خدمت دین کریں اور جس دن ان کو جامعہ میں داخلہ ملا اس دن وہ اتنے خوش تھے کہ گویا دنیا جہان کی نعمتیں مل گئی ہیں۔

ایک مربی ان کے کلاس فیلو شیخ ثمر کہتے ہیں ہمیشہ مسکراتے اور لوگوں کو خوش رکھتے کبھی کسی کے ساتھ لڑائی نہیں کی۔ دل اس کا بہت بڑا تھا۔ ہر موقع پر تبلیغ کرتا کوئی بھی موقع تبلیغ کا ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ ہسپتال میں تھا تو ادھر بھی بہت مشہور تھا کہ یہ مسلمان ہے جو ہر ایک کو تبلیغ کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچی کبھی کسی کو برا بھلا نہیں کہا۔ دوسروں کی جتنی مدد کر سکتا تھا۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا خیال رکھتا۔ ہر ایک سے پیار اور محبت کے ساتھ رہتا۔

ساحر محمود مربی ان کے کلاس فیلو کہتے ہیں۔ ایسی عمدہ شخصیت کے ساتھ سات سال گذارنے کا موقع ملا ہے۔ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ مہمان نواز، عاجزی اور انکساری میں اعلیٰ نمونہ تھے ہمیشہ حسن ظنی کا مظاہرہ کرنے والے تھے۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ خاکسار نے کوئی غلطی کر دی جس پر انہوں نے مجھے ڈانٹا اور پھر چند منٹ کے بعد میرے پاس آ کر معافی مانگنے لگ پڑے اور رو پڑے۔ بڑے نرم دل کے انسان تھے۔ کہتے ہیں کبھی میں بیمار ہوتا تو میرے اٹھنے سے پہلے میرے بستر کے پاس ناشتہ لا کر رکھ دیا کرتا اور کبھی نزلہ ہوا تو بغیر پوچھے مجھے فوری طور پر میرے لئے گرم پانی شہد میں ڈال کر لے آتا۔ مختصر یہ کہ زندہ دل مخلص عاجز نیک دین کا سچا مجاہد تقویٰ شعار محنتی یہ تمام الفاظ مظہر کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ ایک خوبی یہ بھی تھی کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے دوستوں کے لئے بھی پسند کرتا اور کھانے پینے کے لئے کوئی چیزیں لاتا تو دوستوں کے لئے بھی لے کر آتا۔ سادگی سے زندگی بسر کرتا اور فضول خرچی کرتے بالکل

نہیں دیکھا۔ صفائی کا بہت خیال رکھنے والا نماز تہجد کا باقاعدگی سے اہتمام کرتا راتوں کو اٹھ کر نفل ادا کرتا تھا بلاناغہ ہفتہ وار نفلی روزے بھی رکھتا اور چندوں کا بڑا اہتمام کرتا۔ ہر چیز میں ترتیب تھی۔ اپنے وقت کو بڑی عقل مندی سے تقسیم کرنے والا۔ جامعہ کی روزانہ کی تدریس کے علاوہ ان کی یہ روٹین تھی کہ قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرے پھر جماعتی کتب کا کچھ مطالعہ کرے پھر خواہ کیسا ہی موسم ہو ہر روز ورزش کرے باقاعدگی سے اخبار کا مطالعہ کرے اور پھر دوپہر کو کچھ آرام بھی کرے جو صرف چند منٹ کا ہو اور پھر سونے سے پہلے باقاعدگی سے ڈائری لکھنا۔ یہ تھیں اس کی خصوصیات۔ اور خطبہ جمعہ کے باقاعدہ نوٹس لیتا اور پھر خطبہ کے پوائنٹس کو اپنے دوستوں میں ڈسکس کرتا۔ کبھی خلیفہ وقت یا نظام جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کرتے۔ ہر تحریک پر لبیک کہتے دوسروں کو بھی یاددہانی کراتے۔ اپنے آپ کو خلیفہ وقت کے سپاہی سمجھتے اور یقیناً تھے۔ اکثر کہا کرتے تھے خلافت کے لئے میں جان قربان کرنے کے لئے تیار ہوں اور پھر وہ الفاظ نہیں ہوتے تھے بلکہ جذبات ظاہر کر رہے ہوتے تھے کہ حقیقت میں وہی کچھ ہے جو کہہ رہا ہے۔

ان کے ایک دوست مربی شرجیل لکھتے ہیں۔ نہایت اعلیٰ اخلاق والے اور پیارے دوست تھے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک، خلافت کے مقام کا حقیقی طور پر ادراک رکھنے والے توکل علی اللہ بہت مضبوط تھا۔ جماعت کے لئے سب کچھ قربان کرنے والے تھے۔ ایک فدائی تھے۔ کبھی کسی کو تکلیف یا نقصان نہ پہنچاتے ہر وقت مسکراتے رہتے کوئی انہیں کتنا ہی تنگ کرتا کبھی غصہ نہیں دکھاتے کبھی جوش میں نہیں آتے۔ کبھی فضول باتیں نہیں کیں لغو باتوں سے اجتناب کرتے آج تک کبھی انہیں برے الفاظ یا بدگوئی کرتے نہیں دیکھا۔ ہر وقت ہر کام کو بڑے صبر اور حوصلہ سے اور بڑی لگن اور محنت سے اور بڑی ذمہ داری سے کرتے۔ کبھی کسی کام کو چھوٹا نہیں سمجھتے تھے۔ ہر ایک کی مدد کرتے۔ سستی کا ان میں نام ونشان بھی نہیں تھا جامعہ سے بہت محبت تھی قوت ارادی بہت مضبوط تھی تکلیف کے باوجود ہمت نہیں ہاری اور آخر وقت تک بڑی ہمت سے اپنی بیماری کو بھی برداشت کیا۔ کبھی کسی کا مذاق نہیں اڑایا بلکہ لوگوں کو اس سے روکتے۔ ان میں وہ اوصاف تھے جو ایک مربی میں پائے جاتے ہیں۔ لڑکے ان کے دوست کہتے ہیں کہ مہدہ سے ہی کامل مربی تھے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے تھے۔ کسی قسم کا تصنع نہیں تھا۔ جیسے اندر سے تھے ویسے ہی باہر تھے قول وفعل میں مطابقت تھی۔ قرآنی احکامات کے پابند تھے۔

حضور انور نے فرمایا: انتہائی وفادار اور اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھنے والا احمدی بچہ تھا اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس پر رحمتیں برساتا رہے اس کے درجات بلند کرتا رہے ہمیشہ اس کو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی پایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے اور اس جیسے ہزاروں واقفین ایسے بھی پیدا ہوں جو اس باریکی سے اپنے مقصد کو سمجھنے والے ہوں اور خاص طور پر ان کے والدین کے لئے بہنوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں صبر اور حوصلے میں بڑھاتا چلا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی نماز جمعہ کے بعد میں ان کا نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا جنازہ حاضر ہے میں نیچے جاؤں گا احباب یہیں صفیں درست کر لیں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 30 September 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB